روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
# الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 2 جولائی 2001ء، 9 ربیع الثانی 1422 ہجری - 2 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 146

## خادم حدیث

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہو براہ راست سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الحث علی تبلیغ السماع حدیث نمبر 2581)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

## صحیح بخاری اور اس کے بزرگ مؤلف

قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق کے لائق ہماری دو ہی کتابیں ہیں ایک بخاری اور ایک مسلم...... صحیح مسلم اس شرط سے وثوق کے لائق ہے کہ جب قرآن اور بخاری سے مخالف نہ ہو۔ اور بخاری میں صرف ایک شرط ہے کہ قرآن کے احکام اور نصوص صریحہ بینہ سے مخالف نہ ہو۔ اور دوسری کتب حدیث صرف اس صورت میں قبول کے لائق ہوں گے کہ قرآن اور بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث سے مخالف نہ ہوں۔

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 60)

اپنی معتبر کتابوں میں قرآن کریم کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں۔

دوسری کتابیں جو ہماری مسلّم کتابیں ہیں ان میں سے اول درجہ پر صحیح بخاری ہے اور اس کی وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجت ہیں جو قرآن شریف سے مخالف نہیں اور ان میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے اور اس کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہ ہو اور تیسرے درجہ پر صحیح ترمذی۔ ابن ماجہ۔ موطا۔ نسائی۔ ابن داؤد۔ دارقطنی کتب حدیث ہیں جن کی حدیثوں کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہوں یہ کتابیں ہمارے دین کی کتابیں ہیں اور یہ شرائط ہیں جن کی رو سے ہمارا عمل ہے۔

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 86 ` 87)

مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے...... ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو جو قرآن اور سنت اور ان احادیث سے مخالف ہو جو قرآن کے مطابق ہیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 66)

مولوی محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اور یہ بات جو آپ نے مجھ سے دریافت فرمائی ہے کہ اب تک کسی حدیث بخاری یا مسلم کو میں نے موضوع قرار دیا ہے یا نہیں۔ سو میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی کتاب میں کسی حدیث بخاری یا مسلم کو ابھی تک موضوع قرار نہیں دیا۔ بلکہ اگر کسی حدیث کو میں نے قرآن کریم سے مخالف پایا ہے تو خدا تعالیٰ نے تاویل کا باب میرے پر کھول دیا ہے۔

(الحق لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 21)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی مردے زندہ کرنے کے متعلق کئی روایات تھیں مگر معتبر کتب احادیث میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ دیکھو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے بڑے مشکلات جھیل کر قریب ایک لاکھ کے حدیث جمع کی۔ مگر آخر ان میں سے صرف چالیس ہزار رکھیں باقی متروک کردیں۔ ہمارے مسلمان اس بارے میں بڑے محقق گذرے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 ص 452)

بخاری...... اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 511)

امام بخاری...... مقبول الزمان امام حدیث (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 299)

امام بزرگ بخاری (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 593)

## خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

## مرا مطلوب و مقصود و تمنا
## خدمت خلق است

سیدنا حضرت مسیح موعود نے خدمت خلق کو اپنی تمنا اور مطلوب و مقصود قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصود کو پانے کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس بابرکت سکیم کے تحت جہاں یکصد مکانات پر مشتمل تمام سہولیات سے آراستہ کالونی بنا کر مستحق خاندانوں کو رہائش فراہم کی جارہی ہے وہاں پانچ صد سے زائد مستحق افراد کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی کئی مستحق خاندان اس امداد کے منتظر ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدمت خلق کے اس عظیم منصوبہ کی تکمیل میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ یہ رقم مقامی جماعت میں یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جاسکتی ہے۔ امید ہے احباب کرام اپنے پیارے امام کی تمنا کو پورا کرنے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

## ضروری اعلان

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ مضامین اعلانات اور خبروں کی اشاعت کے لئے ایڈیٹر الفضل سے رابطہ فرمائیں۔

☆ چندہ، خریداری، پتہ کی تبدیلی، اخبار کی ترسیل اور اشتہارات وغیرہ کے سلسلہ میں مینیجر الفضل سے رابطہ فرمائیں۔

پتہ یہ ہے۔ (دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ)

# عرفانِ حدیث
نمبر 80

مرتبہ: عبدالسمیع خان

## یتامٰی سے حسنِ سلوک

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک ہوتا ہو۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب حق الیتیم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے عمدہ سلوک کیا جارہا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جائے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب باب حق الیتیم)

یہ جو صورت ہے 'یتیم ہو' اس کے کئی امکانات ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود گھر والا کوئی فوت ہو چکا ہو اور اس کا یتیم بچہ اپنے بڑے بھائی بہنوں وغیرہ کی کفالت میں یا اقرباء کی کفالت میں ہو اور ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کسی اور کا یتیم ہو اور بعض دفعہ قومی طور پر یتامیٰ سپرد کئے جاتے تھے جیسا کہ جنگوں میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی کہ بہت سے یتامیٰ وغیرہ کو مختلف گھروں میں ان لوگوں کو امین جانتے ہوئے، ان پہ اعتماد کرتے ہوئے ان کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے عمدہ سلوک کیا جارہا ہو۔

**یتامیٰ کے تعلق میں خواہ ان کا تعلق عام دنیا میں حادثات یا عام اموات سے ہو جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی اقدامات کئے ہیں اور ایسے** گھر بھی بنائے گئے ہیں جن میں یتامیٰ کی پرورش کا انتظام ہے ایسے سکول جاری کئے گئے ہیں جن میں یتامیٰ کے لئے اچھی تعلیم ہے تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمیں دوسرے درجے کا شہری بنا کر گزارے کے طور پر سکول دئے گئے ہیں۔ تو جہاں تک میری کوشش رہی ہے وہ یہی تھی کہ یتامیٰ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو اور اس کے لئے ان کی رہائش کا انتظام بھی بہت اعلیٰ درجے کا ہو اور ان کی تعلیم کا انتظام بھی بہت اعلیٰ درجے کا ہو لیکن ایک اور رواج ہے جس کی طرف میں اس وقت جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو قادیان میں جاری تھا۔

**قادیان میں گھروں میں یتیم لے کر اس کی پرورش کرنا، اس کو بچوں کی طرح پالنا یہ ایک ایسی اعلیٰ سنت جاری تھی کہ وہ اب مفقود ہوتی جارہی ہے اور اسی وجہ سے میں دوبارہ یہ یاددہانی کرانا چاہتا ہوں** جماعتی انتظام کے تحت خواہ کیسا ہی اچھا انتظام کیوں نہ ہو اور وہ انتظام لوگوں کی قربانیوں کے نتیجے ہی میں ہوتا ہے لیکن براہ راست گھر میں یتیم پالنا ایک بالکل اور بات ہے اور اسی لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جس کے گھر میں یتیم پلتا ہو اس وقت روزمرہ آزمائش بھی ہوتی ہے۔ ایک یتیم بچے کی گھر کے مالک کے بچے سے لڑائی بھی ہو جایا کرتی ہے اور کھانا تقسیم کرتے وقت، کپڑا تقسیم کرتے وقت، ہر وقت ایک آزمائش ہوتی ہے کہ کون ہے جو خدا کی خاطر ایک جیسا سلوک کرے۔ اس آزمائش پہ جو روزبروز لوگ گزرتے ہیں ان کا وہی حال ہے کہ بالوں پر ہاتھ ہے۔ جس طرح بال بکثرت ہوتے ہیں اسی طرح ضرورتیں بھی روزمرہ اتنی پیش آتی ہیں کہ بالوں کی طرح گنی نہیں جاسکتیں۔ روزمرہ کے معاملات اتنے کثرت سے ہوتے ہیں، صبح سے لے کر رات تک ہر وقت کا ایک معاملہ ہے حسن و احسان کا کہ بچے کھیل رہے ہیں، بچے پڑھائی کر رہے ہیں، ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے، نمازیں پڑھ رہے ہیں کہ نہیں پڑھ رہے غرضیکہ صبح سے رات تک اگر کاموں کی تفصیل میں جایا جائے تو یہ بہت زیادہ وقت چاہئے۔ مگر ایک پورا دن ہی بعض دفعہ بہت مصروفیات کی نظر ہو جایا کرتا ہے اور ان میں ہر لحظہ یا ہر قدم پر ایک آزمائش ہوا کرتی ہے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کو یاد رکھیں اور اس سنت کو **جماعت میں زندہ کرنے کی کوشش کریں کہ یتیم رکھیں اور اس کے حقوق ادا کریں اور اعلیٰ تربیت کریں** لیکن جب یتیم بالغ ہو جائے تو پھر ایک دوسرا مرحلہ درپیش ہوگا۔ آپ اس بنا پر کہ گھر میں یتیم پلا ہے محرم کے رشتوں کو نظرانداز نہیں کر سکتے جو محرم ہے وہ محرم ہی رہے گا، جو غیر محرم ہے وہ غیر محرم ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ جس کو منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنایا ہو وہ بھی جب بالغ ہو جائیں تو یہی مسئلہ سامنے آجایا کرتا ہے۔ تو ایسے موقع پر ایک مشکل مرحلہ تو ضرور درپیش آتا ہے مگر اس کا علاج مختلف صورتوں میں کیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں بھی بچپن میں رواج تھا کسی یتیم کو گھر لے لینے کا مگر بلوغت کے بعد ان کو علیحدہ نہیں کیا گیا پردوں کا انتظام ہو گیا اور رفتہ رفتہ تربیت اس طرح کی گئی کہ ان کو احساس ہوا کہ یہ شریعت کا حصہ ہے اس لئے یہ کوئی ظلم یا ستم نہیں ہے، ہمیں علیحدہ نہیں پھینکا جارہا بلکہ مجبوری ہے۔ تو اسی قسم کے حالات دوسروں کو بھی پیش آتے ہونگے۔ ممکن ہے بعض گھروں میں یتیم کی پرورش اس طرح بہن بھائیوں کی طرح کی گئی ہو کہ اس پر اعتماد پوری طرح ہو چکا ہو اور صرف نظر کی جارہی ہو اس بات پر کہ وہ گھر میں گھومتا پھرتا ہے۔ اس لئے ایک رخصت اس آیت کریمہ سے مل سکتی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اگر ایسے شخص کو کوئی حاجت ہی نہ ہو اور سو فیصدی یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہو کہ یہ اتنا زیادہ بہن بھائیوں کی طرح سمجھتا ہے کہ اس کو کہا بھی جائے کہ ان سے شادی کر لو تو وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوگا کیونکہ بعض لوگوں کو بچپن سے یہ حاجت پیدا ہی نہیں ہوتی ان کے لئے وہ بالکل اپنی بہن یا ماں کی طرح ان کو سمجھتے ہیں۔

چنانچہ ایسے بعض مسائل میرے سامنے بھی آتے رہے ہیں گھر میں اچھی پرورش کی کسی نے اور بعد میں خیال آیا کہ اتنا اچھا بچہ ہے اپنی بچی سے ہی بیاہ لوں اس نے صاف انکار کر دیا۔ میرے پاس بعض دفعہ یہ مقدمے آئے ہیں فیصلے کے لئے کہ آپ سمجھائیں اس کو۔ ایسے بچوں کو میں نے سمجھانے کی کوشش کی یعنی بڑے ہو چکے تھے تو انہوں نے بالکل صاف بتایا کہ ہمارے نفس میں حاجت ہی کوئی نہیں۔ تربیت کے وقت جب بہن بنا دیا، جب ماں کی طرح سمجھایا گیا تو کیسے ایک دم ہم اپنی عادت کو تبدیل کریں۔ اب اس طرف نظر دوسری طرح اٹھ ہی نہیں سکتی۔ یہ کیفیت بھی تو ہو سکتی ہے اور اس کیفیت کے نتیجے میں جیسا کہ میں نے وہ رخصت والی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو حاجت کوئی نہیں ہے ان سے جو روزمرہ کے پردے کی سختیاں ہیں ویسی روا نہیں رکھی جاسکتیں اور نہ رکھی جائیں تو وہ گناہ نہیں ہے جو عام طور پر ایسے حالات میں ہونے کا امکان ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

# پاکیزہ اور دلکش یادیں

## حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث)

## حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

محترم عبدالسمیع نون صاحب

ان دونوں مبارک وجودوں یعنی حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا میرا مشاہدہ 1944ء سے شروع ہوا۔ اس سے قبل کے حالات سے میں نہ واقف نہ شاہد۔ پھر 1946ء میں مسلم لیگ کے انتخاب کے ایام میں اللہ کے منتخب کردہ سپہ سالار کی نگہ دوربین اور مردم شناس ہاں وہی مرد خدا جسے ظاہری اور باطنی سارے علوم سے علیم وقدیر رب نے اپنے فضل خاص سے مالا مال کردیا ہوا تھا۔ اور دیگر بہت سی صفات حسنہ کے علاوہ عزم صمیم کی دولت بھی بطور خاص ودیعت فرمائی گئی تھی۔ وہ نظر انہی دو جری جرنیلوں پر ہی پڑی۔ اور یہ انتخاب بڑا ہی مبارک ثابت ہوا آج کا مؤرخ تاریخ بگاڑنے کا ظلم کرے تو وہ جانے۔ ہمارے سینوں سے قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے کارواں کی صف بندی میں جو خدمات اس گروہ سرفروشان نے سرانجام دی تھیں۔ وہ کوئی ظالم دشمن بھی کھرچ نہیں سکتا۔ یہ دونوں بھائی مسلم لیگ کے حق میں علاقے کی رائے ہموار کرنے پر تل گئے اور قریہ قریہ گھوم پھر کر اتنی محنت شاقہ کی اور ایسی کامیابی حاصل ہوئی جسے بے مثال کہا جاسکتا ہے۔

اب اس دوران صبح سے شام تک اور بعض دفعہ رات گئے تک کا سفر کار کی آگے کی نشست پر یہ دونوں اولوالعزم بھائی اور پچھلی نشست پر میں اور سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا وہ کوٹ جس کا رنگ بھی اب تک نہیں بھولا۔ اور جس میں رچی بسی خوشبو کی لپٹیں بھی یاد ہیں اور اس کی وسیع وعریض جیبیں اور ان میں ڈرائی فروٹ کا نہ ختم ہونے والا ذخیرہ بھی اور وہ سفر میں حسب ارشاد دونوں بھائیوں کو پیش کرنا اور باصرار حکم "تم بھی تو کھاؤ" اسی طرح کئی دن گزر گئے جو میری زندگی کا ماحصل ہیں اور قیمتی اندوختہ۔

اس دوران میں شعوری آنکھوں سے ان دونوں راج دلاروں کی روحانی اور انتظامی صلاحیتوں کا خوب مشاہدہ کیا۔ کئی بہت ہی قیمتی سبق سیکھے۔ ایک شام 7/8 میل قادیان سے شمال مشرق کی طرف مخالفین کی ہمارے ووٹروں پر جبری قبضہ کی رپورٹ موصول ہوئی تو دارالانوار سے آنیوالی سڑک پر گاڑی کھڑی کرکے عظیم سپہ سالار سے حصول اجازت کے لئے سیدی حضرت حافظ صاحب تیز تیز قدم گئے۔ جس میں چند ثانیے ہی لگے اجازت مل گئی اور پھر ٹرک میں مسلح نوجوان کار کے پیچھے پیچھے اس گاؤں کی جانب بڑھتے گئے۔ رات کا پہلا پہر تھا۔ سرکنڈوں کے درمیان میں کچی سڑک پر جارہے تھے رات چاندنی تھی۔ کہ 5/6 سفید پوشوں نے گاؤں سے باہر آکر معذرت کی اور واسطہ دیا کہ دیکھو میاں آپ خود شریف ہیں شرفاء اور نیکوں کی اولاد ہیں ہمارے لوگوں نے غلطی کی ہے معاف کردیں۔ ہم یہاں آپ کے آدمی لے آتے ہیں۔ گاؤں میں اپنے آدمیوں کو داخل ہونے کا حکم نہ دیں۔ چنانچہ وہیں ہمارے سارے آدمی گاؤں والے لے کر آگئے اور ہم انہیں اسی ٹرک پر سوار کرا کے قادیان کی طرف واپس روانہ ہوئے۔ راستے میں ٹرک کی خرابی کا ڈرائیور نے عذر کیا۔ وہ عذر غلط تھا یا صحیح تھا۔ بہرحال مشکوک تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ٹرک کے انجن کو کھلوا کر دیکھا اور خود سٹیئرنگ پر بیٹھ کر سٹارٹ جو کیا تو ڈرائیور نے معذرت کرلی۔ اور صاحبزادہ صاحب موٹر کار میں واپس آگئے۔ حضرت صاحب کو بھی کامیاب مراجعت کی اطلاع پھر سیدی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے دی۔ اس وقت رات بھیگ چکی تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارہ میں الگ سے کچھ لکھنا آسان نہیں تاہم میں مختصر طور پر اس خاموش اور دلیر مجاہد جس کا دل بلند حوصلگی، سخاوت اور بلند اخلاقی اور بردباری کی ایک چٹان تھا کا ذکر کرتا ہوں۔ سوچتا ہوں مجھ سے سفر کے دوران نالائقیاں ہوئی ہوں گی کہ میں ایک اکھڑ دیہاتی ہی تو تھا۔ میرا لباس اور وضع قطع خود میرے لئے باعث شرم تھے۔ پھر اس موعود نافلہ اور فرزند مبشر کی نگہ ناز نے کیونکر میرا انتخاب کیا یہ محض فضل الٰہی ہے۔ اور بس اس کی وجہ تلاش کرنا ناممکن ہے۔ اللہ کے فضل پر خوش ہونے کا تو شاید میرا حق ہو۔ میری کسی خوبی کا تو ہرگز ہرگز اس میں دخل نہیں۔ نہ فی الواقع کوئی خوبی اس نابکار میں تھی۔

بردباری، پردہ پوشی، عفو اور درگزر، غلام پروری اور بندہ نوازی کے اوصاف کریمانہ انہیں اپنے مقدس آباء سے وراثتاً ودیعت ہوئے تھے مجھے نوازا گیا تو اس میں حیرت کیسی آخر وہ کس باپ کے بیٹے تھے کس دادا کے پوتے تھے۔

حضرت میاں منصور احمد صاحب پر جماعت کی بھاری ذمہ داریاں ایسے حالات میں پڑیں جب امام وقت مرکز سے دور بہت دور قیام پذیر رہے۔ اور یہ انوکھا تجربہ اس عالی ہمت خاموش طبع شہزادے کے زمانے میں ہی ہوا۔ اور انہی سے خاص تھا۔ اس لحاظ سے حالات اب بھی ویسے ہی ہیں۔ گو شدت میں کچھ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ نیز جماعت کو جس خوبی اور عزم اور ایثار کے ساتھ ایک پٹڑی پر وہ چلا گئے تھے اب انہیں کے تربیت یافتہ نوجوان کو اس گاڑی کو اسی طرح چلانے میں نسبتاً آسانی ہے۔ گو حالات اب بھی صبر آزما ہیں۔ یہ جو میں نے "شہزادہ" کا لقب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارہ میں استعمال کیا ہے۔ یہ ذومعنی ہے۔ میری نظر 100 سال سے زائد عرصہ قبل کی اس پیش خبری پر ہے۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش سے قبل حضرت مامور زمانہ کو عطا ہوئی تھی۔ کہ "بادشاہ آتا ہے" اور دنیا شاہد ہے کہ وہ طبیعت کا بادشاہ تھا۔ اور اس نے درویشی میں بھی بادشاہی کی۔ اگر پسرش کو شہزادہ لکھوں تو کوئی اسے خوشامد آمیز مبالغہ نہ سمجھے۔ بلکہ یہ عین اظہار حق ہے۔

پھر یوں ہوا کہ حضرت سیدنا ناصر الدین منصب امامت پر فائز ہوئے تو حضرت مرزا منصور احمد صاحب پر جماعتی ذمہ داریوں کا بوجھ پہلے سے بڑھ کر ڈال دیا گیا۔ یہ راقم نابکار تو 1946ء سے ہی اس گوہر آبدار کی خاموش استعدادوں خصوصاً امام وقت کے احکام کی بجا آوری میں بہادری کے ساتھ ہمہ وقت مصروف رہنے اور اس کے ساتھ ہی عبادت میں شغف اور تقویٰ کی باریک راہوں کے متلاشی کے طور پر چشم بینا سے دیکھ چکا تھا۔ جو عرصہ آپ لاہور میں قیام فرمارہے۔ اس دوران بھی ملاقاتیں رہیں۔ اور پھر ربوہ میں بھی میں نے اس دروازے پر حاضری کو معمول بنالیا۔ یہ تو اس مامور کا فرزند تھا۔ جسے آنیوالوں سے نہ تھکنے اور ہمیشہ کھلے ہوئے چہرے سے ملنے کا بطور خاص حکم ملا ہوا تھا۔

میں شاہد ہوں کہ وقت بے وقت جب بھی زنجیر ہلائی کبھی "نہ" نہ ہوئی۔ ان ملاقاتوں میں میں اپنے دل کے دکھڑے بھی بیان کرتا تھا۔ ذاتی مشورے بھی لیتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اگر ذرا الجھن محسوس کی تو سیدنا امام وقت سے راہنمائی حاصل کرنے کا ارشاد ہوا۔

میرا وہ دل جو کبھی ہم و غم سے آزاد نہ ہوا۔ اور دعا کی درخواست کرتا تو نیم وا آنکھیں چند لحوں کے لئے بند ہوجاتیں۔ وہ میری گرہ کشائی کے لمحے ہوتے تھے۔ آج بھی آخری ملاقات کو یاد کرکے آنسو بہاتا ہوں جس میں مخالفین کی غوغا آرائی اور خانہ خدا پر حملہ آور ہونے کی دھمکیوں اور حیلوں کا ذکر کرکے دعا کی خصوصی التماس لے کر گیا تھا۔

حالات ایسے تھے کہ مرکز کے متعلقہ افسر بھی غصے میں تھے۔ جیسے ایک غریب ماں کے بچے کو کسی وڈیرے کے بچے کے ہاتھوں مار پڑے تو اس کی بے بس اور غریب ماں الٹا اپنے ہی بچے کو مارنا شروع کر دیتی ہے اس روز شاید میری حالت زار پر زیادہ ہی ترس آیا۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ میں بھی شامل تھا۔ پھر ایسے الفاظ میں میری دلجوئی اور حوصلہ افزائی فرمائی کہ مجھے یقین ہوگیا کہ قدیر وعزیز رب نے اپنے اس بندے کی تضرعات کو سنا اور قبول فرمالیا ہے۔ اس دوران سیدنا وامامنا کی خدمت اقدس میں مسلسل واقعات کی تفصیل لکھ کر دعائے خاص کی التجا کرتا رہا۔ آپ کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ بوقت ملاقات مخاطب کو یہ محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ دین و دنیا میں وہ کس قدر اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ اور ہمیں کھل کر بات کرنے کی جرات دلاتے تھے۔ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ جس وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے تھے اس کی ایک نشانی یہ بھی تھی کہ سیدنا حضرت ممدوح جب ہواخوری کے لئے یا اپنی اراضیات کی دیکھ بھال کے لئے ربوہ سے چند میل دور تشریف لے جاتے۔ تو حضرت میاں صاحب کو بھی ہمرکابی کا اعزاز حاصل رہا۔

اور اگر صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب جہلم سے آئے ہوئے ہوتے تو وہ بھی ہمراہ ہوتے۔ اور راقم کے لئے تو بارگہ امامت سے مستقل حکم تھا کہ تم نے ہمیشہ ساتھ جانا ہے۔ میں کیسے سونگھ لیتا۔ کہ آج آپ نے اراضیات کی طرف تشریف لے جانا ہے۔ اب یہ تفاصیل میری بوڑھی سوچوں میں محفوظ نہیں ہیں مگر بے شمار بار ساتھ گیا الحمدللہ ایک بار بھی یہ محرومی میرے نصیب میں نہ آئی۔

کہ میرا آقا جو میرا مربی، ہمدم اور میرا ہمراز بھی تھا۔ وہ تشریف لے گئے ہوں۔ میں کسی وجہ سے نہ جا سکا ہوں۔ اکثر وبیشتر سیدنا حضرت حافظ صاحب بڑی ویگن میں ہی ہمراہ بٹھاتے اور یہ تھا بھی کیونکہ جوتے یا جوتے کے تلوے کہیں پاؤں سے دور رکھے ہی نہیں

جاسکتے ہیں۔ میں کبھی اپنی موٹر میں ربوہ جاتا تھا۔ کبھی بس میں۔ ہر دفعہ میرے آقا روانگی سے قبل فرما دیتے۔ اگر موٹر لائے ہو تو یہاں کھڑی کر دو۔ اور ہمارے ساتھ بیٹھو۔

میں نے اوپر دو بھائیوں کے بےمثال سنگ اور Equation کا ذکر کیا ہے۔ یوں تو سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ساری اولاد میں باہمی اعتماد، پیار و محبت اور احترام کے جذبات دیکھے۔ مگر سیدنا حضرت فاتح الدین کے ساتھ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا جوڑ بھی مثالی بلکہ ضرب المثل تھا۔ اللہ تعالیٰ نورانی "چاند" کی اس قیمتی اور نایاب نشانی کو تادیر صحت و عاقبت کے ساتھ سلامت رکھے یہ تینوں گویا ایک مثلث کے تینوں زاویے تھے۔ ان تینوں کے مجھ پر اتنے احسان ہیں کہ ان کے بوجھ سے میری گردن سیدھی نہیں ہوتی۔

پہلے سیدنا حضرت حافظ صاحب 1982ء میں ایک رات اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔ وہ رات تو بے پناہ تھی اور سیاہ بھی تھی۔ ہمارے لئے تو دن میں بھی گھپ اندھیرا ہو گیا۔ ہم نے چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں جانیوالی سڑک پر اس قافلے کے رنج والم میں ڈوبے ہوئے جلوس کی پیشوائی کی تو 40 سال کی نوازشات کریمانہ اور احسانات عظیم ایک متحرک فلم کی صورت میں برستی آنکھوں کے آگے صف بہ صف چلنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی احساس محرومی کی ٹیسیں دل میں اٹھنے لگیں۔

پھر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ بھی ایک قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ یہ دونوں بزرگ ایسے بلند حوصلہ اور وسیع الخیال تھے کہ ہم ایسے نالائقوں کی خام خیالیوں اور حماقتوں سے چشم پوشی کے ذریعے ہی اصلاح فرماتے تھے۔

فہمائش ایسے حسین اور دلربا انداز سے فرماتے جو انہی سے خاص تھا۔ اور اس میں کیا کلام کہ یہ روحانی طرز اصلاح کہیں زیادہ موثر دیرپا اور نتائج کے لحاظ سے مفید ہوا کرتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں (صاحبزادہ مرزا منصور احمد) صاحب کے خلاف ناروا اور بے جا شور و غوغا تھا۔

"گرفتار کرو" اور "حوالات میں بند کرو" کے مطالبات آئے دن اخبارات میں بھی شہ سرخیوں سے شائع ہوا کرتے ہم ٹھہرے تھڑدلے گھبرا کر در دولت پر حاضری دی۔ وہی چہرہ گلاب کی مانند کھلا ہوا دیکھ کر میں تو حیرت میں ڈوب گیا گزارش کی سرگودھا میرے ہاں تشریف لے چلیں۔ اور آگے جو منصوبہ میں سوچ کر آیا تھا۔ پیش خدمت کیا مسلسل دل آویز مسکراہٹ ہونٹوں پر کھیلتی رہی۔ فرمایا تم سرگودھا کی بات کرتے ہو مجھے تو مرزا خورشید احمد صاحب نے اسی محلہ میں اپنے گھر آنے کی دعوت دی ہے۔ وہ بھی مجھے منظور نہیں۔

میں نے اپنی دانش کے مطابق اپنے ذہنی منصوبہ کی تائید میں بہتیرے دلائل دیئے۔ سماعت فرماتے رہے فطرت انسانی کا گہرا علم رکھتے تھے۔ جانتے تھے کہ ایک شکستہ دل کی بات سے خواہ اختلاف ہی ہو۔ اسے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کی آزادی دینے سے ایک نوع کا قرار آجاتا ہے۔ میری ساری معروضات سن کر آخر میں ایسے پر شوکت لہجے میں اظہار کیا کہ "تم فکر نہ کرو کچھ نہیں ہو گا" اور اس جواب میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حفاظت خاص پر ایسا کامل توکل ضوفشاں تھا۔ اور چہرے پر وہ نورانی جلال تھا۔ کہ میں بے اختیار الحمدللہ الحمدللہ پڑھنے لگا۔ اور پھر اسی طرح ہوا کہ وہ تیز آندھیاں اور طوفان اس دیئے کو بجھا نہ سکے بلکہ اس کی لو پہلے سے بھی تیز تر ہو گئی۔

میں نے اختصار سے کچھ واقعات لکھ دیئے ہیں۔ ورنہ حضرت ممدوح کی نوازشات کریمانہ کا حصر کرنا ممکن نہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے گزارش کی کسی دن میرے گھر ہلال پور تشریف لاویں۔ آپ نے منظور فرما بھی لیا۔ میں حضرت مسیح موعود کے جگر گوشے کو اپنے گاؤں میں دیکھنے کو ترستا ہی رہ گیا۔ کہ آپ اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

میں نے بغیر کسی ترتیب کے کچھ حالات لکھ دیئے ہیں۔ آخر میں قارئین الفضل سے میرے قلب مجروح سے نکلی ہوئی ایک مودبانہ التماس ہے کہ ان بزرگ گزشتگان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور میرے لئے بھی کہ مجھے سیدنا حضرت رسول عربی ﷺ اور حضورؐ کی آل سے غلامی اور محبت کا دعویٰ جو ہے حضورؐ کی شفاعت سے رحیم و کریم آسمانی آقا کے فضل سے سیدنا رسول مکی و مدنیؐ کی جوتیوں میں جگہ مل جائے کیونکہ غلام کی جا اپنے آقا کی جوتیوں میں ہی ہوتی ہے۔

چوہدری محمد شریف نوشہروی مرحوم

# قبول احمدیت کی داستان

رات کی سیاہی دن کی روشنی کو جیسے جیسے نگلتی جا رہی تھی۔ اندیشے اور وسوسوں کا ہجوم بڑھتا جا رہا تھا۔ آج رات تمام گاؤں والوں نے مل کر مجھے احمدیت قبول کرنے کے جرم میں گاؤں بدر کرنا تھا۔ اور میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ والے گاؤں سے اور اپنے ایک عزیز کو مدد کے لئے بلایا تھا۔ لیکن تاحال وہ پہنچے نہیں تھے۔ میں اپنے پانچ چھوٹے بھائی اور دو چھوٹی بہنوں کا اور والدہ کا اپنے والد مرحوم کے 1947ء میں ہجرت کرتے ہوئے قربان ہونے کے بعد واحد کفیل تھا۔ 22 برس کی عمر میں 53ء کے احمدیت کے خلاف فسادات میری نظروں کے سامنے تھے۔ ہمارے پورے گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا بلکہ احمدیت کو گالی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن میں کبھی کبھار اللہ تعالیٰ سے احمدیت کے متعلق دعا کیا کرتا تھا کہ خدایا میرے لیے یہ معاملہ واضح ہو جائے نہ جانے کس گھڑی کی دعا قبول ہوئی اور والد مرحوم خواب میں ملے اور کہا کہ بیٹے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے تمام دعاوی میں سچے ہیں ہم تو ماننے سے رہ گئے تھے لیکن تم ضرور قبول کر لینا۔ سو قبولیت احمدیت کے واسطے والدہ محترمہ سے ربوہ جانے کی اجازت مانگی انہوں نے جواباً بڑے سخت لہجے میں وارننگ دی کہ اگر تم نے احمدیت قبول کی تو میں تجھے اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔ لیکن میں والدہ کو یہ کہہ کر کہ آپ سمجھنا کہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا میں ربوہ قبول احمدیت کے واسطے چلا گیا۔ واپسی پر پورے گاؤں میں تشہیر ہو گئی کہ محمد شریف مرزائی ہو گیا ہے۔ ایک دن نماز عشاء کے وقت ان لوگوں کے نماز پڑھنے کے بعد میں الگ اپنی نماز پڑھ رہا تھا کہ ان کی مشورہ کی باتیں میرے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ احمدیت پھیلنے لگ گئی ہے۔ چاہیے تو اس کو پیسے سے دبا لو یا ڈنڈے سے جس طرح ہو سکے اس کو دبا لو ورنہ یہ سارے گاؤں میں پھیل جائے گی۔ میں نے نماز ختم کی تو ان لوگوں نے مجھے بلایا سب معززین و عمر رسیدہ لوگ تھے کہنے لگے تم نے احمدیت میں کیا دیکھا۔ میں نے کہا زیادہ تو کچھ نہیں جانتا کیونکہ میں ان پڑھ ہوں لیکن میں نے سنا تھا کہ ایک مومن دس مخالفوں پر بھاری ہوتا ہے مجھ ایک سے تمہارا پورا گاؤں خوفزدہ ہے اس سے بڑی اور کیا صداقت ہو گی۔ وقت گزرتا گیا مخالفت بڑھتی رہی میں نے اپنے لیے علیحدہ بیت الذکر بنانی شروع کر دی۔ ایک دن 100 کے قریب عورتیں جلوس کی شکل میں میری زیر تعمیر بیت الذکر پر حملہ آور ہوئیں میں اور میرے بھائی نے جلوس کو روک لیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح یہ عورتیں واپس چلی جاویں۔ لیکن وہ گالیاں اور پتھراؤ کرنے لگ پڑیں تو مقابلہ شروع ہو گیا۔ ہم لوگوں کو بھی چوٹیں آئیں۔ جلوس کو تو منتشر کر کے واپس بھیج دیا گیا لیکن اب اصل مسئلہ ان کے مردوں کا تھا جو کہ ایک جگہ اکٹھے ہو کر یہ پروگرام بنا رہے تھے۔ اور عورتوں کو بھی انہوں نے بھیجا تھا۔ اب زخمی عورتوں کی واپسی سے میرے لیے کیا فتنہ پیدا ہونا تھا یہ اللہ ہی بہتر جانتا تھا لیکن میں مدد کے لئے اپنے بھائی کو نزدیکی گاؤں بھیج کر انتظار کر رہا تھا۔ اکیلا گھر تھا۔ اب ان لوگوں کے ارادوں سے ظاہر تھا کہ یا تو وہ مجھے دربدر کر دیں گے یا پھر مار دیں گے رات زیادہ گزرنے کے بعد میرے بھائی اور عزیز دونوں آ گئے ساری رات ہم نے جاگ کر گزاری لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ صبح ہونے پر معلوم ہوا کہ تمام عورتوں کا جلوس بن کر تھانے جا رہا تھا کہ راستے میں میرا ایک دوست جو کہ بڑا زمیندار تھا گھوڑے پر آ رہا تھا۔ اس کے پوچھنے پر جب تمام واقعہ کا اسے علم ہوا تو اس نے حکمت کے ساتھ ان لوگوں کو کہا کہ سب واپس چلو ہم مر گئے ہیں جو تم تھانے جا رہی ہو۔ اس طرح جلوس واپس ہو گیا۔ دوسری طرف میرے بھائی کی مدد کے لیے دوسرے گاؤں جانے پر ان لوگوں نے گاؤں میں آنے والے رستے میں چوکی بٹھا دی کہ دیکھو مدد کے لیے کتنے لوگ آتے ہیں۔ چوکی پر جو آدمی بیٹھا تھا اس نے گاؤں والوں کو آکر بتایا کہ شریف کے پاس مدد کے لئے اس کے بھائی کے ساتھ 30 افراد اسٹین گنوں سے لیس آئے ہیں۔ اور میں خود گنتی کر کے آیا ہوں۔ حالانکہ میرے گھر میرا بھائی اور ایک عزیز آئے تھے۔ یہ مجھ خاکسار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی مدد تھی۔ وقت گزرتا رہا حالات کی تنگی کی وجہ سے میں ہجرت کر کے محمود آباد اسٹیٹ آگیا ایک روپیہ میری جیب میں تھا وہ بھی میں نے اپنے ایک عزیز کے بیٹے کو دے دیا۔ تہی دست تہی دامن۔ آج جب میں یہ باتیں سنا رہا ہوں تو میرے پاس 170 ایکڑ زمین شہر میں بیٹوں کی 40 کے قریب ذاتی دوکانیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے بے انتہا نشانات ہیں۔ 100 سے زائد افراد کو احمدیت کی روشنی سے روشناس کروایا۔

کافی عرصہ گزرنے پر کچھ عرصہ پہلے میں پھر گاؤں گیا کچھ لوگ گزر گئے کچھ موجود تھے۔ لیکن چوکی والا آدمی زندہ تھا میں نے بلا کر سب کے سامنے اس سے پوچھا سچ بتاؤ چوکی والے دن کتنے آدمی میرے پاس آئے تھے کہنے لگا تیس آدمی قطار میں بندوقیں کندھوں سے لگا کر آ رہے تھے میں نے گنتی کئے آگے آگے آپ کا بھائی آ رہا تھا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میرے پاس میرا ایک بھائی اور ایک عزیز آیا تھا۔ وہ تو میرے رب کی طرف سے غیبی مدد تھی۔ وہ تمام لوگ آج بھی اسی حال میں ہیں۔ جھگڑوں فسادوں اور غربت کی چکی میں پس رہے ہیں لیکن میں اپنے غفور رحیم رب کا شکر گزار ہوں کہ احمدیت کی قبولیت کے طفیل مجھے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا وارث کیا۔ اور ذلت کی زندگی سے نجات دی۔

(مرسلہ محمد اکبر اقبال صاحب)

## بمنزلہ جان

"وہ ہر ایک چیز کا واقعی اور حقیقی طور پر قیوم...... ہے یعنی ہر ایک چیز کا اسی کے وجود کے ساتھ بقا ہے اور اس کا وجود ہر یک چیز کے لئے بمنزلہ جان ہے اور اگر اس کا عدم فرض کر لیں تو ساتھ ہی ہر یک چیز کا عدم ہو گا۔ غرض ہر یک وجود کے بقاء اور قیام کے لئے اس کی معیت لازم ہے......

(ست بچن روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 299 تا 300)

لیکچر ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب ۔ ترتیب: ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب

# ڈپریشن
# (DEPRESSION)

یہ ایک عام مرض ہے۔ دنیا میں 3 کروڑ 40 لاکھ افراد سے زیادہ مریض اس مرض کے شکار ہیں۔ امریکہ میں ہر دس ہزار افراد پر ایک ماہر امراض دماغ موجود ہے جس کی وجہ سے اس بیماری کی تشخیص اور علاج اچھے طریقے سے ممکن ہے جب کہ پاکستان میں 200-250 ماہر ڈاکٹرز Psychiatrists موجود ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اس کی تشخیص کم ہوتی ہے۔

ایک اندازے کے مطابق (ڈاکٹر صاحب کی رائے میں) جنرل پریکٹیشنر کے پاس 30% مریض اس مرض کے ہوتے ہیں۔ امریکہ میں 50 لاکھ خواتین اور 25 لاکھ مرد ڈپریشن کے مریض ہیں۔

ڈپریشن کی وجہ دماغ میں مخصوص کیمیائی مرکبات (NEUROTRANSMITTERS) کی کمی ہے۔ اس سلسلہ میں فرائیڈ کے تمام نظریات غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اس نے اس مرض کو صرف SEX کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کی جو جدید تحقیقات سے غلط ثابت ہو چکی ہے۔ اس مرض کے مریضوں میں خودکشی کا بہت رجحان پایا جاتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق خودکشی کرنے والے 50% افراد موت سے تقریباً ایک ماہ قبل ڈاکٹر سے مل چکے ہوتے ہیں جو اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔

دماغی امراض خصوصاً ڈپریشن کے بارے میں عوام الناس میں بعض غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں یعنی اس کا علاج ممکن نہیں یا اس مرض کی وجہ ایمان کی کمزوری ہے ۔ یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں بلکہ یہ بیماری مضبوط ایمان کے افراد کو بھی ہو سکتی ہے اور اس کا علاج بھی ممکن ہے۔

## علامات

اس بیماری کی اہم علامات نیند کی بے قاعدگی نیند کا کم یا زیادہ آنا۔ تھکن ۔ سردرد۔ کمر درد۔ کمزوری۔ گیس۔ گولہ۔ اپھارہ ۔ پیٹ میں درد/ بوجھ۔ دل کی گھبراہٹ ۔ بے چینی۔ ہاتھ پاؤں سونا۔ افسردگی۔ روزمرہ کاموں میں دلچسپی کھو دینا۔ وزن کی کمی۔ بھوک نہ لگنا یا بہت کھانا۔ قبض وغیرہ ہیں۔ اگر ایسی علامات دو ہفتے سے زائد رہیں تو یہ مریض ڈپریشن کا مریض ہو سکتا ہے۔

ڈپریشن کی چند اور اہم علامات میں سے ایک دورے پڑنا ہے اور اس کو باعث آسیب یا جن قرار دیے جاتے ہیں۔ یہ دورہ مرگی کے دورے سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ یہ 3 منٹ سے لے کر ایک گھنٹے تک بھی رہ سکتا ہے۔ یہ دورہ سوتے میں نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ دوسرے افراد کی موجودگی میں ہوتا ہے جب کہ مرگی کا دورہ 3 تا 5 منٹ یا اس سے کم ہوتا ہے اور یہ دورہ سوتے میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں مریض کی زبان کٹ سکتی ہے اور پیشاب یا پاخانہ دورے کے دوران نکل سکتا ہے۔ یہ دورہ اکیلے میں بھی پڑ سکتا ہے۔

ان علامات کے علاوہ کچھ نفسیاتی علامات مثلاً اپنے آپ کو بے فائدہ سمجھنا۔ احساس جرم ۔ بھولنا۔ فیصلہ نہ کر سکنا موت کے خیالات آنا حتیٰ کہ خودکشی کے خیالات تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔

## وجوہات

ڈپریشن کا مرض مندرجہ ذیل بیماریوں کے بعد بھی ہو سکتا ہے مثلاً گلے کے غدود تھائیرائڈ کی بیماری (Hyperthyroidism اور Hypothyroidism) شوگر تپ دق (Tuberculosis) دائمی ہیپاٹائٹس (Chronic Hepatitis) جوڑوں کی بیماریاں (Arthritis) اور سرطان (Cancers) وغیرہ۔

کچھ ادویات مثلاً (Steroids)۔ دل کی بیماری میں استعمال ہونے والی بعض ادویات ۔ بلڈ پریشر کی بعض ادویات ۔ کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات۔ شراب نوشی اور منشیات والی ادویات کی وجہ سے بھی ڈپریشن کا مرض ہو سکتا ہے ڈپریشن کی تشخیص میں اس بات کو واضح کرنا ضروری ہے کہ ہر نقصان کے بعد نارمل انسان غم کی کیفیت (Grief Reaction) سے گزرتا ہے لیکن یہ کیفیت زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ایسی کیفیت کو چھ ماہ سے زائد عرصہ گزر جائے یا متاثرہ آدمی کاروبار زندگی صحیح طور پر نہ نبھا سکے تو اسے ڈپریشن کا مریض کہیں گے۔

ایسے مریضوں کی ایک اور اہم علامت یہ ہے کہ یہ مریض بار بار آؤٹ ڈور میں ڈاکٹر سے رابطہ کرتے ہیں اور اپنا معالج بدلتے رہتے ہیں۔

## علاج

65% تا 75% مریض مخصوص ادویات سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یہ ادویات (Anti Deprassants) 3 تا 4 ہفتے میں اثر کرنا شروع کرتی ہے۔ سب سے پہلے نیند کے مسائل حل ہونا شروع ہوتے ہیں۔ باقی علامات اس کے تقریباً دو ماہ بعد بہتر ہوتی ہیں۔ اس بیماری کا علاج عموماً کئی ماہ بلکہ سالوں پر محیط ہوتا ہے۔ عموماً چھ ماہ تک دوائی دی جاتی ہے پھر تدریجاً کم کر کے بند کر دی جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات دو سال تک اور چند مریضوں میں ساری زندگی دوائی دینی پڑتی ہے۔

ادویات کے علاج کے ساتھ کچھ برے اثرات (Side effects) بھی وابستہ ہوتے ہیں جس میں مریض کو چکر آنا۔ غنودگی۔ نظر کا دھندلانا۔ منہ کا خشک ہونا ۔ قبض ۔ وزن کا بڑھنا وغیرہ ہو سکتے ہیں یہ برے اثرات پہلے دو ہفتے زیادہ ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ کم ہو جاتے ہیں۔

ادویات کے علاج کے علاوہ سائیکو تھراپی یعنی بات چیت سے بھی مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ جو کافی موثر ہو سکتا ہے۔ ڈپریشن کے علاج کا تیسرا بڑا اور اہم طریقہ بجلی کے ذریعے علاج ہے۔ یہ طریقہ علاج (Electroconvulsive Therapy) 1937ء میں متعارف ہوا اور اب تک اس کا کوئی نقصان دماغ پر ثابت نہیں ہو سکا۔ اس کے برعکس اس طریقہ علاج سے ڈپریشن کا علاج سب سے بہتر اور جلد ممکن ہے۔ اس کے ذریعہ صرف 3 ہفتے میں 100% ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ میں مریض کو 30-40 وولٹ کا ہلکا کرنٹ صرف چند سیکنڈ کے لئے (بے ہوش کرنے کے بعد) دیا جاتا ہے۔ ادویات کے علاج کی نسبت یہ علاج زیادہ موثر بھی ہے اور محفوظ بھی۔ مزید براں اس کا خرچ بھی زیادہ نہیں اس سلسلہ میں عوام الناس میں بہت بڑی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ آخری علاج ہے یا نامناسب علاج ہے جو بالکل غلط ہے۔ اس سے مریض کی یادداشت پر وقتی اثر ہو سکتا ہے جو کہ 100% قابل واپسی ہوتا ہے۔

## چند اہم سوالوں کے جواب

☆ چند اہم دماغی بیماریوں کے نام بتاتے ہوئے فرمایا ان میں سب سے عام ڈپریشن Depression ہے۔ اس کے علاوہ مرگی (Epilepsy) اور Psychosis
Drug Dependance. Schizophrenia
اور Mental Retardation شامل ہیں۔

☆ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حمل کے پہلے تین ماہ میں حاملہ خواتین کو اس کی ادویات نہیں دینی چاہئے جب کہ دودھ پلانے والی خواتین اس مرض کی ادویات بحفاظت استعمال کر سکتی ہیں۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ حمل کے دوران اگر ڈپریشن کی بیماری ہو جائے تو اس کا اثر ہونے والے بچے پر ہو سکتا ہے مثلاً بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو سکتا ہے۔

☆ یہ بیماری بچوں میں بھی ہو سکتی ہے اور بچے میں رویے کی تبدیلی اس بیماری کی اہم علامت ہو سکتی ہے۔

# پاکستان میں صحت کی صورت حال

☆ پاکستانی قوم ہر سال 25 ارب روپے ادویہ پر خرچ کرتی ہے۔

☆ مہنگی ادویہ کے باعث پاکستان کی 50 فی صد آبادی صحت کی بہتر سہولتوں سے محروم ہے۔

☆ فورم فار کوالٹی آف میڈیسنز کے مطابق، غیر معیاری دواؤں کے باعث روزانہ ایک ہزار پاکستانی لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔

☆ پاکستان میں 1500 افراد کے لئے صرف ایک ڈاکٹر دستیاب ہے، 70 فی صد افراد کو بنیادی طبی سہولتیں حاصل نہیں۔

☆ ہر دس سیکنڈ بعد ایک بچے کی پیدائش ہوتی ہے اور ہر چالیس سیکنڈ بعد ایک نوزائیدہ بچہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ ہر 20 منٹ بعد ایک ماں یا ماں بننے والی خاتون کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی ہر سال 30 لاکھ خواتین دوران زچگی ہلاک ہو جاتی ہیں۔

☆ 5 سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات میں پاکستان جنوبی ایشیا کے ممالک میں دوسرے نمبر پر، جب کہ دنیا میں 33 ویں نمبر پر ہے یعنی 1000 نومولود میں سے 74 انتقال کر جاتے ہیں۔

☆ پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد نصف کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے، جن میں سے 80 فی صد علاج کی سہولتوں سے محروم ہیں۔

☆ بلڈ پریشر کے مریضوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے متجاوز ہے، جن میں سے اکثر کو اپنی بیماری سے متعلق علم ہی نہیں۔

☆ پاکستان جنسی ادویہ کی منڈی بن چکا ہے، جہاں سالانہ 5 کروڑ کا کاروبار ہوتا ہے۔

☆ ملک میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں سالانہ 12 فی صد اضافے کے سبب اب ایسے مریضوں کی تعداد 20 ہزار سے زائد ہو گئی ہے۔

☆ ہر سال 5 لاکھ افراد سرطان میں مبتلا ہوتے ہیں، جن میں سے 70 فی صد انتقال کر جاتے ہیں، حالانکہ مناسب اور بروقت علاج سے 80 فی صد مریضوں کی جان بچائی جا سکتی ہے۔

☆ ہر سال 20 ہزار افراد کے گردے ناکارہ ہو جاتے ہیں، جن میں سے 30 سے 40 فی صد ذیابیطس کا بھی شکار ہوتے ہیں۔

☆ ملک میں فالج کے مریضوں کی تعداد 5 لاکھ ہے۔ ہر سال 2 لاکھ افراد پر اس مرض کا حملہ ہوتا ہے۔

☆ دنیا بھر میں 5 کروڑ افراد مرگی کا شکار ہیں، جن میں سے 85 فی صد کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہے۔

☆ ملک میں تپ دق کے بیس لاکھ سے زائد مریض موجود ہیں، اس تعداد میں ہر سال 4 لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 18 اپریل 2001ء)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

**مسل نمبر33461** میں محمد الیاس ولد محمد یوسف قوم مجوکہ پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلی مجوکہ تحصیل ساہی وال ضلع سرگودھا حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-9-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1- قطعہ نمبر8/9 برقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی اڑھائی لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ سو پچاس مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد محمد الیاس مجوکہ ساکن حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا حال جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد داؤد ولد محمد یوسف مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر2 محمد لقمان ولد محمد یوسف مجوکہ جرمنی

**مسل نمبر33462** میں حافظ مسعود اقبال ولد مکرم میر محمد الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن P.O.F حویلیاں کینٹ ایبٹ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-2-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت سرکاری ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد حافظ مسعود اقبال P.O.F حویلیاں کینٹ ضلع ایبٹ آباد گواہ شد نمبر1 عطاء الرب چیمہ وصیت نمبر22106 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری جیل روڈ ہری پور ہزارہ

**مسل نمبر33463** میں سارہ مسعود بنت حافظ مسعود اقبال احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پی او ایف حویلیاں ضلع ایبٹ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-2-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامۃ سارہ مسعود پی او ایف حویلیاں کینٹ ضلع ایبٹ آباد گواہ شد نمبر1 عطاء الرب چیمہ مربی سلسلہ وصیت نمبر22106 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری امیر ضلع ہری پور ہزارہ

**مسل نمبر33464** میں نعیمہ منور بنت رانا منور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-50 SMCHS کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-12-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیور طلائی ڈیڑھ تولہ بندے مالیتی سات ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامۃ نعیمہ منور A-50 SMCHS کراچی گواہ شد نمبر1 شریف احمد وڈ سرڈ کراچی گواہ شد نمبر2 امۃ الحفیظ رانا A-50 سندھی مسلم سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر3 مسز شاہدہ بشارت وصیت نمبر 31405 سیکرٹری اشاعت کراچی

**مسل نمبر33465** میں ماہم خان بنت مکرم طاہر احمد خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-12-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیورات طلائی وزنی دو تولہ مالیتی گیارہ ہزار تین سو چالیس روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامۃ ماہم خان A-50 SMCHS کراچی گواہ شد نمبر1 شریف احمد وڈ سرڈ PECHS کراچی 75400 گواہ شد نمبر2 امۃ الحفیظ رانا بنت حمید احمد رانا مرحوم A-50 سندھی مسلم سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر3 مسز شاہدہ بشارت وصیت نمبر 31405

**مسل نمبر33466** میں تسنیم کوثر زوجہ محمد یوسف قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-5-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- طلائی زیورات وزنی بیس تولہ مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے 2- حق مہر ذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ بائیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامۃ تسنیم کوثر ساکن بالمقابل امام باڑہ نزد ریلوے اسٹیشن مرید کے ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 مشتاق احمد انور مرید کے ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر2 محمد داؤد کینال پارک گلی نمبر4 مرید کے ضلع شیخوپورہ

**مسل نمبر33467** میں بشریٰ نور زوجہ منور احمد شاہد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1- کرم روڈ واہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-5-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- پلاٹ برقبہ سات مرلہ واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی اکتالیس ہزار روپے 2- زیورات طلائی چودہ تولہ نو ماشہ مالیتی چوراسی ہزار روپے 3- گھڑی مالیتی ایک ہزار روپے۔ اور حق مہر ذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے کل جائیداد ایک لاکھ اکتالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامۃ بشریٰ نور زوجہ منور احمد شاہد 1- کرم روڈ واہ کینٹ گواہ شد نمبر1 ظہور احمد 131-13 لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر2 منور احمد شاہد خاوند موصیہ

**مسل نمبر33468** میں رشید الدین ولد چوہدری فضل الٰہی قوم گجر پیشہ زمیندارہ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ شرقی کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- زمین مشترکہ واقع کھاریاں شہر برقبہ 30 کنال جس کے وارث چار بھائی تین بہنیں ہیں میرا حصہ مالیتی تیرہ لاکھ۔2- دو عدد مکان برقبہ ایک کنال ایک واقع الملحقہ بیت الحمد کھاریاں اور دوسرا محلہ شرقی کھاریاں میں واقع ہے مالیتی دس لاکھ روپے۔3- تیرہ دکانیں مشترکہ کھاتہ میں میرے حصہ میں تین دکانیں۔ مالیتی تیس لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی 53 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 32000 روپے سالانہ بصورت کرایہ دکان مل رہے ہیں۔اور

مبلغ 48000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید الدین محلہ شرقی کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 شیخ مبارک احمد وصیت نمبر 19090 ایڈیشنل ناظر بیت المال آمد گواہ شد نمبر 2 نوید احمد ولد چوہدری محبوب احمد 2/33 دارالرحمت شرقی ب ربوہ

# اطلاعات و اعلانات

## سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب کے والد محترم مکرم چوہدری محمد امین صاحب مورخہ 28 جون 2001ء گردے فیل ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم حضرت حاجی محمد دین درویش آف تہال کے داماد تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## درخواست دعا

محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد جج صاحب خان پور کٹورہ ضلع رحیم یار خان کی دائیں ٹانگ گر جانے سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور رحیم یار خان کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

## نمایاں کامیابی

عزیزہ ہبۃ الناصر بنت مکرم محمد انعام صاحب آف شاہ تاج شوگر مل نے امسال مڈل سٹینڈرڈ امتحان منعقدہ 2001ء میں قریباً 5 ہزار بچیوں میں سے ضلع منڈی بہاؤالدین میں 740/875 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم صاحب آف سادھوکی کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

## اعلان نکاح

عزیزہ رشدہ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب چٹھہ سکنہ چک R.184/7 ضلع بہاولنگر کا نکاح ہمراہ مکرم فیض قادر فیضی صاحب ولد مکرم مظہر احمد صاحب بحق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے مورخہ 13 مئی 2001ء مکرم منصور احمد صاحب چٹھہ مربی ضلع نے پڑھا۔ عزیزہ رشدہ ناصر مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب صدر جماعت کی پوتی اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کاہلوں مرحوم کی نواسی ہیں اسی طرح فیض قادر فیضی صاحب مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ مرحوم آف ڈیرہ باجوہ تحصیل فورٹ عباس کے نواسے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## درخواست دعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ناصر محمد صاحب سیال کا جگر کا آپریشن 28 جون کو امریکہ میں ہوا ہے۔ ابھی انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## ہفتہ 7 جولائی 2001ء

| | |
|---|---|
| 12-40 a.m | بیلجیئن پروگرام |
| 2-10 a.m | دستاویزی پروگرام |
| 2-30 a.m | خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ) |
| 3-30 a.m | لجنہ میگزین |
| 4-00 a.m | ایم ٹی اے سپورٹس (کرکٹ) |
| 5-00 a.m | تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث |
| 6-00 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 7-00 a.m | خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ) |
| 8-00 a.m | کمپیوٹر سب کے لئے |
| 8-30 a.m | جرمن پروگرام |
| 9-30 a.m | اردو اسباق نمبر 1 |
| 10-05 a.m | لقاء مع العرب |
| 11-05 a.m | تلاوت۔ نظم۔ درس حدیث |
| 12-00 p.m | ایم ٹی اے ماریشس |
| 1-00 p.m | ایم ٹی اے بھارت |
| 1-30 p.m | دستاویزی پروگرام |
| 2-00 p.m | لقاء مع العرب نمبر 350 |
| 3-00 p.m | انڈونیشین سروس |
| 4-00 p.m | اردو اسباق |
| 4-30 p.m | چلڈرنز کارنر |
| 5-05 p.m | تلاوت۔ خبریں |
| 5-35 p.m | بنگالی سروس |
| 6-35 p.m | جرمن ملاقات |
| 7-35 p.m | کمپیوٹر سب کے لئے |
| 8-10 p.m | کوئز: خطبات امام |
| 9-00 p.m | چلڈرنز کلاس |
| 10-00 p.m | جرمن سروس |
| 11-05 p.m | تلاوت۔ فرانسیسی پروگرام |

## اتوار 8 جولائی 2001ء

| | |
|---|---|
| 12-00 a.m | لقاء مع العرب نمبر 350 |
| 1-00 a.m | عربی پروگرام |
| 1-30 a.m | جرمن ملاقات |
| 2-30 a.m | کمپیوٹر سب کے لئے |
| 3-00 a.m | چلڈرنز کلاس |
| 4-00 a.m | کوئز: خطبات امام |
| 4-30 a.m | اردو اسباق |
| 5-05 a.m | تلاوت۔ خبریں |
| 5-30 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 6-30 a.m | درس القرآن |
| 8-00 a.m | ہماری کائنات |
| 8-30 a.m | ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات |
| 9-30 a.m | دستاویزی پروگرام |
| 9-50 a.m | اردو کلاس |
| 11-05 a.m | تلاوت۔ خبریں |
| 12-00 p.m | درس القرآن |
| 1-30 p.m | چائنیز پروگرام |
| 2-00 p.m | اردو کلاس |
| 3-00 p.m | انڈونیشین سروس |
| 4-00 p.m | چلڈرنز کارنر |
| 5-05 p.m | تلاوت۔ خبریں |
| 5-30 p.m | بنگالی سروس |
| 6-30 p.m | ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات |
| 8-00 p.m | خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ) |
| 9-30 p.m | چلڈرنز کارنر |
| 10-00 p.m | جرمن سروس |
| 11-05 p.m | تلاوت۔ انگلش پروگرام |

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

## چین اور بھارت تنازعات حل کرنے پر رضامند

چین اور بھارت اپنے سرحدی تنازعات حل کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اس ضمن میں بھارت کی وزارت خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ دونوں عظیم ہمسایہ ممالک کے درمیان جاری مذاکرات کے آخری دور میں انتہائی مثبت پیشرفت ہوئی ہے۔

## طالبان کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے

امریکہ نے افغانستان کو خبردار کیا ہے کہ اگر اسامہ بن لادن نے امریکی مفادات پر حملہ کیا تو وہ طالبان کو اس کا ذمہ دار ٹھہرائے گا۔

## بھارتی مظالم کے خلاف مکمل ہڑتال

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ظلم وستم کے خلاف احتجاج کے طور پر مکمل احتجاجی ہڑتال رہی۔ دو روز قبل اننت ناگ میں تین حریت پسندوں کی ایک جھڑپ میں شہادت پر شمالی کشمیر کے زیادہ تر حصوں میں ہڑتال رہی۔

## میلا سووچ پر فرد جرم عائد

لاکھوں مسلمانوں کے قاتل یوگوسلاویہ کے سابق صدر سلوبوڈن ملاسووچ کو اقوام متحدہ کے جنگی جرائم کے بین الاقوامی ٹریبونل کے سامنے پیش کیا گیا۔ یہ اس ٹریبونل کے سامنے پیش ہونے والے پہلے سربراہ حکومت ہیں۔ کارروائی کے دوران انہیں کسووا میں البانوی نژاد مسلمانوں کے قتل عام کے سلسلہ میں فرد جرم پڑھ کر سنائی گئی۔

## چین سے تبت تک ریلوے لائن کی تعمیر شروع

چین نے مغربی چین کو تبت سے ملانے والی متنازعہ ریلوے لائن کی تعمیر کا آغاز کر دیا ہے۔ ایک ہزار ایک سو اٹھارہ کلومیٹر لمبی یہ ریلوے لائن لہسہ سے گولمڈ تک تعمیر کی جائے گی۔ اور دنیا میں بلند پہاڑی علاقے میں تعمیر ہونے والی یہ سب سے لمبی ریلوے لائن ہو گی۔

## پاکستان سے پسندیدہ ملک کا وعدہ لیں گے

پاک بھارت سربراہی ملاقات کے دوران بھارت پاکستان سے یہ عہد لے گا کہ وہ بھارت کو تجارت کے سلسلے میں موسٹ فیورٹ نیشن (MFN) کا درجہ دے۔ مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کے بیٹے اور بھارت کے نائب وزیر تجارت نے رائٹر کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے مابین سنگین تنازعات کے علاوہ دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے ایم ایف این کا معاملہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔

## اسرائیل فلسطینی امن مذاکرات

اسرائیلی وزیر اعظم شیرون نے امریکہ کے توسط سے ہونے والی جنگ بندی کو فلسطینیوں کی جانب سے عملدر آمد کے لئے 7 روز کی آزمائشی مدت کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل فلسطینی سربراہ یاسر عرفات نے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کو بتایا کہ یہودی آبادکاروں کی تحریک اسرائیلی فوج کی مدد سے فلسطینی عوام پر ظلم ڈھا رہی ہے۔

## وزارت عظمیٰ سے دستبردار ہونے کا اعلان

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد نے کہا ہے کہ وہ آئندہ ماہ کی 15 تاریخ کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں گی۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق ڈھاکہ میں پارٹی دفتر میں بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اختیارات نگران حکومت کے حوالے کروں گی۔ جو اکتوبر میں عام انتخابات کرائے گی۔

## بین الاقوامی فوج کی حمایت

امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ اسرائیلی فلسطینی تصادم کو ختم کرنے کی کوشش کی نگرانی کے لئے ایک بین الاقوامی فوج کی حمایت کرتا ہے۔ کولن پاول نے امریکی توسط سے ہونے والی جنگ بندی پر فلسطینیوں کی جانب سے عملدر آمد کے لئے آزمائشی مدت کا بھی اعلان کیا ہے۔

## ضروری اعلان

جو قارئین ہاکرز کے ذریعہ اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ جون 2001 مبلغ 75 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

# ملکی خبریں
## ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 30 جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 38 زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ
☆ سوموار 2- جولائی غروب آفتاب: 7-20
☆ منگل 3- جولائی طلوع فجر 3-24
☆ منگل 3- جولائی طلوع آفتاب: 5.03

**اعلان لاہور میں کشمیر میں نے شامل کرایا**

پاکستان اور آزاد کشمیر کے 15 سرکردہ مشائخ نے صدر جنرل مشرف کو بھارتی وزیر اعظم سے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے بھرپور تعاون اور اعتماد کا یقین دلایا ہے- صدر نے کہا کہ اعلان لاہور میں کشمیر کا مسئلہ میں نے شامل کرایا تھا- ہم کشمیر پر اپنے قومی اور اصولی موقف پر قائم رہیں گے اور اس پر کوئی سودے بازی نہیں کریں گے- ہم مسئلہ کشمیر کا وہ حل نکالیں گے جو کشمیری عوام کی خواہشات کا آئینہ دار ہوگا-

**تنخواہوں میں اضافہ کے لئے رقوم مختص کر دی گئی ہے-** وزیر خزانہ پنجاب نے کہا ہے کہ صوبہ میں آئندہ مالی سال کے دوران سرکاری اثاثوں کی نجکاری کا پروگرام تیز کر دیا جائے گا- لیکن صوبائی افسروں کے رہائشی علاقہ جی او آر کو فروخت کرنے کی کوئی پالیسی حکومت کے زیر غور نہیں ہے- وہ سول سیکرٹریٹ لاہور کے کمیٹی روم میں پوسٹ بجٹ نیوز کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ صوبائی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں دسمبر سے اضافہ کرنے کے لئے بجٹ میں رقوم مختص کر دی گئی ہیں- انہوں نے بتایا آمدنی کے مطابق ٹیکس لگے گا- 50 ایکڑ سے زائد اراضی پر فکسڈ ٹیکس کی سہولت ختم کر دی گئی ہے-

**واپڈا کو بجلی میں 10 فیصد اضافے کی اجازت**

واپڈا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ اگر واپڈا کو ٹیرف میں دس فیصد اضافہ کی اجازت مل جائے اور وفاقی حکومت مختلف شعبوں کو دی جانے والی تقریباً 60- ارب روپے کی مراعات کا بوجھ خود اٹھا لے تو اس سے واپڈا اگلے مالی سال ہی میں مالی طور پر ایک مکمل قابل عمل اور مستحکم ادارہ بن سکتا ہے اور جس سے واپڈا بہتر مالی پوزیشن کے ساتھ حکومت کی مختلف پالیسیوں پر عملدرآمد بھی کر سکتا ہے-

**دغاباز نہیں ہوں- صدر-** صدر و چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ وہ ایک سیدھے اور صاف گو انسان ہیں اور پاکستان کے مفادات ہی ان کے رہنما اصول ہیں- واشنگٹن پوسٹ کے مطابق غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ عوام مجھے ابھی تک سمجھ نہیں پائے- مغربی تنقید کے حوالے سے انہوں نے کہا وہ دغاباز اور فریبی نہیں بلکہ سیدھے سادے انسان ہیں-

**پنجاب میں ڈاؤن سائزنگ نہیں ہوگی** صوبائی وزیر خزانہ طارق حمید نے کہا ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری ملازمین کی کوئی ڈاؤن سائزنگ نہیں ہوگی- تاہم کرپشن اور قانون کی کسی ناقابل برداشت خلاف ورزی یا دیگر کسی ایسے ہی جرم میں ملوث افراد کو نوکریوں سے نکال دیا جائے گا- صوبہ پنجاب میں آٹھ لاکھ اڑتالیس ہزار ملازم ہیں ان میں ڈیڑھ یا دو فیصد روٹین میں ریٹائر ہو رہے ہیں- پوسٹ بجٹ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کی پروویژن رکھ دی گئی ہے- تاہم ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ یکم دسمبر سے ہوگا-

**پاکستانی عوام کے حقیقی جذبات کی ترجمانی**

صدر و چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ دورہ بھارت کے دوران پاکستانی عوام کے حقیقی جذبات کی ترجمانی کی جائے گی- بھارتی قیادت سے مساویانہ بنیاد پر مذاکرات ہوں گے- پاکستان کی سلامتی، خودمختاری اور قومی یکجہتی پر آنچ نہیں آنے دی جائے گی- قومی وقار، عزت اور آبرو پر کوئی سودے بازی نہیں کی جائے گی- تنازعہ کشمیر کو کشمیریوں کی امنگوں کے مطابق حل کرنا ہوگا-

**بلدیاتی انتخابات کے چوتھے مرحلے کی تیاریاں مکمل** مقامی حکومتوں کے چوتھے مرحلے کے لئے پولنگ آج ہوگی- الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق 30- اضلاع میں ہونے والے انتخابات کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں- اس مقصد کے لئے 17000 پولنگ سٹیشن قائم کئے گئے ہیں اور مقامی حکومتوں کے انتخابات کے سلسلہ میں سول انتظامیہ کی مدد کے لئے تقریباً چالیس ہزار فوجی تعینات کر دیئے گئے ہیں-

**اکتوبر 2002ء سے پہلے انتخابات قطعاً نہیں ہوں گے** صدر مملکت نے کہا ہے کہ اکتوبر 2002ء سے پہلے عام انتخابات نہیں ہوں گے- انہوں نے یہ بات اپنی رہائش گاہ پر غیر ملکی صحافیوں کے ایک گروپ کے مختلف سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے کہی- انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے ہمیں اکتوبر 2002ء تک کا وقت دیا ہے جس سے پہلے الیکشن نہیں کرائے جائیں گے-

**14- اگست سے پہلے روڈ میپ کا اعلان ہوگا** وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ حکومت اقتدار کی منتقلی کے لئے روڈ میپ آئندہ چھ ہفتوں میں جاری کرے گی- ملک آئندہ سال نئے وزیر اعظم کا انتخاب کرے گا صدر مملکت بھی اسمبلیوں میں سے منتخب ہوں گے- سب کے لئے قابل قبول الیکشن کمیشن قائم کرنے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں- اس مقصد کے لئے سیاسی جماعتوں کو قومی تعمیر نو بیورو سے رجوع کرنا چاہئے-

**شہر ویران طلبہ اور عوام پریشان** لاہور ڈویژن کی انتظامیہ نے آج ہونے والے الیکشن کے لئے کئی روز قبل سے ہی ساڑھے تین ہزار سے زائد گاڑیاں پکڑلی ہیں- مسافروں کو راستے میں ہی اتار دیا گیا- لاہور میں ٹرانسپورٹ کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے- سڑکیں سنسان اور شہر ویران ہوگیا ہے- لاہور میں چلنے والی بسوں میں بہت رش ہوگیا ہے جس کی وجہ سے سٹاپوں پر مسافر، خواتین، بچے بوڑھے پریشان ہو رہے ہیں ملازمین اور طلبہ وغیرہ اپنے دفاتر، دکانوں اور تعلیمی اداروں پر بروقت نہ پہنچ سکے-

عطیۂ خون
خدمت بھی عبادت بھی

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

سندھی چادریں ورلی نیز ہر قسم کے جارجٹ اور لینن کے ان سلے سوٹ بارعائت خرید فرمائیں
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون نمبر 212866

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
☆ ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ- کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855
☆ ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845
☆ ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
☆ ہر ماہ 21-22-23 تاریخ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈو مین کورنگی روڈ کراچی
☆ ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
☆ ہر ماہ 3-4-5 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX:219065 ☎ 291024

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح 8:30 تا 1-30 بجے شام 5:30 تا 9-00 بجے بفضل خدا کامیاب اور سستا علاج نیز بارعایت ادویات اور ہومیو پیتھک بکس دستیاب ہیں- قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی (مرحوم) نزد الصادق سکول اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

بقیہ صفحہ 2

لیکن یہ یاد رکھیں کہ اگر یتیم رکھنا ہے تو اسی طریق پر رکھیں- اگر یہ خطرہ ہو یا روزمرہ کے معاملات میں یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ آپ یہ حقوق پوری طرح ادا نہیں کر سکتے جب لڑائی ہوتی ہے بچوں کی تو آپ اپنے بچے کا ساتھ دیتے ہیں جب چیز تقسیم کرتے ہیں تو ایک فرق رکھتے ہیں تو یہی گھر جو بہترین بھی ہو سکتا تھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بدترین بھی قرار دیا ہے تو کیوں اپنے گھر کو بدترین بناتے ہیں نیکی کے شوق میں بہترین بنانے کی بجائے بدترین تو نہ بنائیں اس کو- پس ایسے موقع پر بہتر یہ ہے کہ ایسے یتامیٰ کو جماعتی انتظامات کے سپرد کر دیا جائے اور ان کا خرچ اٹھا لیا جائے یہ بھی ایک بڑی نیکی ہے مگر گھر میں رکھتے ہوئے اپنوں کی طرح سلوک نہ کرنا یہ جائز نہیں ہے-

روزنامہ الفضل ربوہ- 29- اپریل 99ء